کتاب نما

تاریخ نفاذ حدود، ڈاکٹر نور احمد شاہتاز۔ ناشر: فضلی سنز، اردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۴۴۰۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

وطن عزیز میں نفاذ شریعت کی تاریخ اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی خود ملک کی اپنی تاریخ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کی تاسیس کی واحد بنیاد اور جواز ایک ایسے خطے کا حصول تھی جہاں اسلام کے احکام و تصورات کی بنیاد پر ایک جدید اسلامی معاشرہ اور جدید اسلامی ریاست قائم کی جا سکے۔ یوں تو نظری اور علمی اعتبار سے اس کام کا آغاز تاسیس پاکستان سے پہلے ہی ہو چکا تھا اور آل انڈیا مسلم لیگ نے ماہرین شریعت کی ایک کمیٹی ۴۰-۱۹۳۹ ہی سے قائم کر دی تھی جس کے ذمے نئی مملکت کا سیاسی اور آئینی نظام نامہ، معاشی اور مالیاتی خاکہ اور تعلیم و ثقافت کی ضرورتوں کی تحدید و تعیین کا اہم کام تھا۔ اگرچہ علمی تیاری کا یہ کام کسی نہ کسی حد تک، تشکیل پاکستان کے بعد بھی جاری رہا لیکن اس میں وہ تسلسل اور سنجیدگی محسوس نہیں ہوتی جس کا یہ عظیم الشان کام تقاضا کرتا تھا۔

۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۹۱ اور ۱۹۹۸ وہ سال ہیں جن میں وطن عزیز میں مختلف اسلامی قوانین نافذ ہوئے یا اہم آئینی فیصلے کیے گئے۔ ان میں سب سے اہم پیش رفت ۱۹۷۹ میں نافذ ہونے والے وہ قوانین تھے جن کو "قوانین حدود" سے یاد کیا جاتا ہے۔ یوں پاکستان، دور جدید میں سعودی عرب اور یمن کے بعد تیسرا ملک تھا جہاں حدود کے قوانین نافذ کیے گئے۔ گذشتہ ۲۰ سالوں میں ان قوانین کے نفاذ، طریقۂ کار اور نتائج کے بارے میں خاصا کام ہوا ہے اور انگریزی میں کئی کتابیں سامنے آئی ہیں جن میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں اہل علم نے اظہار خیال کیا ہے۔

زیر نظر کتاب اس اعتبار سے دلچسپ اور مفید ہے کہ اس میں مصنف نے اسلام کے تصور جرم و سزا کی شرح و وضاحت کے ساتھ، اس کا دوسرے مذاہب میں تصورات جرم و سزا سے تقابل بھی کیا ہے۔ کتاب کی خاصی طویل تمہید میں جو ۱۰۹ صفحات پر مشتمل ہے انھی مباحث کو شامل کیا گیا ہے۔ باب اول میں تاریخ اسلام اور جدید دنیاے اسلام میں حدود کے نفاذ کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ باب دوم، پاکستان میں نفاذ حدود کے جائزے پر مشتمل ہے۔ حدود کے جائزے کے پہلو بہ پہلو، ملک میں اہم دستوری ترامیم اور نفاذ شریعت کی عمومی کارکردگی پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز مبارک باد اور شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اردو زبان میں ایک اہم خلا کو پر کیا اور قارئین کے لیے علمی، فکری اور فقہی دلچسپی کی ایک ایسی اہم کتاب تیار کی جو بہ یک وقت قانون اور تاریخ پاکستان کے طلبہ کے لیے مفید ہے۔ اصل میں یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جو کراچی یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لیے تیار ہوا۔ اس لحاظ سے بھی یہ کتاب تحقیق کے طلبہ کے لیے راہنما ثابت ہوگی۔

کتاب کی طباعت و تجلید خاصی معیاری اور قیمت (۳۰۰ روپے) موزوں ہے۔ آغاز کتاب میں متعدد اصحاب علم کی فاضلانہ تقریظات ہیں جن میں کتاب کی مختلف خوبیوں کو اجاگر کیا گیا ہے (محمود احمد غازی)۔

رسائل و مسائل کامل (فارسی)، سیدابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ ترجمہ: سید احمد مودودی چشتی۔ ناشر: دارالعروبہ دعوۃ الاسلامیہ، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۱۴۸۶۔ قیمت: درج نہیں۔

مولانا مودودیؒ کے تصنیفی سرمائے میں رسائل و مسائل (کے چار حصوں) کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ غالباً تفہیم القرآن کے بعد، ایسا تنوع اور جامعیت، ان کی کسی اور تالیف میں نہیں ہے۔ اسی وجہ سے رسائل مذکور، قارئین کے مختلف حلقوں میں آج بھی دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں اور ان کی بہ کثرت اشاعت ان کی مقبولیت کی دلیل ہے۔

فارسی میں مولانا کی بہت سی کتابوں کا ترجمہ ہو چکا ہے (تفہیم القرآن، خطبات، تجدید و احیاے دین، مسئلہ جبر و قدر، مسئلہ ملکیت زمین، اسلامی عبادات پر تحقیقی نظر، تفہیمات، الجہاد فی الاسلام وغیرہ) مگر تعجب ہے کہ اب تک فارسی میں رسائل و مسائل ایسی دلچسپ اور اہم کتاب کا ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ حال ہی میں جناب فیض الرحمٰن ہمدانی صاحب کی مساعی و اہتمام سے پانچوں حصوں کا فارسی ترجمہ بڑی تقطیع کے تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل، ایک ضخیم کتاب کی صورت میں منظرعام پر آیا ہے۔

"رسائل و مسائل" ترجمان القرآن کا ایک مستقل عنوان تھا (اور آج بھی بدستور یہ عنوان برقرار ہے) اس کے تحت مولانا مودودیؒ نے تقریباً نصف صدی تک قرآن، حدیث، فقہ، معاشیات، سیاسیات، جماعت اسلامی سے متعلق بیسیوں، بلکہ سیکڑوں موضوعات پر طرح طرح کے جواب دیے (ختم نبوت، مسئلہ مہدی، حدود شرعی، فتنہ تصویر، پردہ اور پسند کی شادی، ڈاڑھی، غلاف کعبہ کی نمایش، سود، اسلام میں قطع ید، رشوت دینے کی مجبوری، ڈراموں میں اداکاری، قطبین میں نماز، انعامی بانڈز وغیرہ وغیرہ)۔

سید مودودیؒ نے خداداد حکمت و بصیرت سے کام لیتے ہوئے، اظہار و بیان کے بہترین اسلوب میں شافی جواب دیے ہیں۔ وہ معروف معنوں میں ماہر معاشیات تھے، نہ فقیہ، نہ قانون دان اور نہ ماہر عمرانیات،

مگر انھوں نے ان سب شعبوں سے متعلق اشکالات کو، متعلقہ شعبے کے ماہرین ہی کی طرح سلجھا دیا ہے۔ سید مودودیؒ کے جوابات حکمت و بصیرت کے ساتھ ان کے اجتہاد پر دال ہیں۔

"عرض ناشر" میں محترم ہمدانی صاحب نے رسائل و مسائل کی اہمیت اور ان کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے بجا طور پر کہا ہے کہ بیسویں صدی میں جاہلیت نے اپنے عروج پر پہنچ کر عالم انسانیت پر ایک ہمہ پہلو جنگ مسلط کر دی ہے۔ جاہلیت کے اس چنگل سے انسانیت کو آزاد کرانے کے لیے ہمیں بیسویں صدی میں فقط گنے چنے مردان خدا نظر آتے ہیں۔ ان میں امام مودودیؒ کی شخصیت ممتاز ترین حیثیت رکھتی ہے۔ بہت سے لوگ خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں اور ہمیں ان کی قابل قدر خدمات سے انکار نہیں ہے لیکن امام مرحوم کا جس نے بھی مطالعہ کیا ہے، وہ تسلیم کرے گا کہ انھوں نے جاہلیت کی جملہ بیماریوں کی صحیح صحیح تشخیص کی ہے اور وحی ربانی کی روشنی میں ان امراض انسانی کا بہترین علاج بھی تجویز کیا ہے۔

ہمدانی صاحب کہتے ہیں: امام مرحوم نے اپنے لیے ایک مفتی کے بجائے معالج کا کردار پسند کیا ہے اور حیرت ہوتی ہے کہ آپ نے حد درجہ معروف زندگی کے باوجود، گوناگوں مسائل اور مشکل اور پیچیدہ ترین سوالات و اشکالات کے شافی و کافی جواب دیے ہیں۔ ان جوابات میں وہ کسی گروہی یا فرقہ وارانہ تعصب یا جانب داری سے قطعی بالاتر نظر آتے ہیں۔

فارسی قارئین، خصوصاً اہل ایران، زیر نظر کتاب میں واضح کردہ دانش آموز نکات پر غور کریں تو امید واثق ہے کہ انھیں اپنے مطلوبہ انقلاب کی تکمیل میں روشن خیال امام مودودیؒ کی فکر سے کافی مدد ملے گی (رفیع الدین ہاشمی)۔

اسلام یہ ہے، محمد الغزالی۔ ترجمہ: ابو مسعود اظہر ندوی۔ ناشر: اسلامک بک فاؤنڈیشن، ۱۷۸۱، حوض سوئی والان، نئی دہلی۔ صفحات: ۲۸۸۔ قیمت: ۷۵ بھارتی روپے۔

محمد الغزالیؒ عربی زبان کے نامور ادیب اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ زیر نظر کتاب ان کی تصنیف ہٰذا دیننا کا اردو قالب ہے۔ ابتدا میں عقائد سے بحث کی گئی ہے۔ مصنف نے توحید، قضا و قدر اور آخرت کے سلسلے میں آیات قرآنی سے استنباط کے علاوہ آفاق و انفس کے شواہد بھی پیش کیے ہیں۔ اس کے بعد "یہ زندگی" میں مساوات، حقوق، عقل کی آزادی، مفلسی اور خوف سے آزادی جیسے عنوانات کے تحت اسلام کے انعامات اور مادی زندگی کی بے حیثیتی کا ذکر ہے۔ پھر حدود، تعزیرات، نکاح و طلاق، معاشرت کے دیگر مختلف پہلو، فرد اور قوم کے تعلقات پر اظہار خیال کیا ہے۔ معاشرتی مسائل پر بحث مختصر ہے اور تشنگی کا احساس دلاتی ہے۔

مصنف ایک جگہ لکھتے ہیں: "عملی اعتبار سے کسی بھی علاقے اور زمانے میں امت' زندگی کو حق کے ساتھ ہم آہنگ کرنے اور اس کے تابع کرنے سے بالکل کنارہ کش نہیں ہوئی" مگر مناسب ہوتا اگر علامہ غزالیؒ اقامت دین کے لیے ہونے والی مساعی کا بھی تذکرہ کر دیتے۔ احیاے دین کی کاوشوں کے تذکرے کے بغیر' لکھی جانے والی کتابیں قارئین کو اوراد و وظائف کی طرف تو متوجہ کرتی ہیں لیکن کفر کو مغلوب کرنے اور حق کو غالب کرنے کی جدوجہد کا حصہ نہیں بناتیں۔ نتیجہ یہ کہ مطالعے کے بعد اسلام کے فضائل پر تو اتفاق ہو جاتا ہے لیکن ظلم و زیادتی اور کفرو سرکشی کے خاتمے کے لیے کوئی سرگرمی منظم نہیں ہو پاتی۔

ایک طویل عرصے تک عربی زبان رشد و ہدایت کا منبع بنی رہی۔ بعدازاں فارسی زبان میں دینی و علمی تصنیفات' صدیوں تک ہماری علمی پیاس بجھاتی رہیں۔ پھر اُردو زبان دینی و تحقیقی اور ادبی و سوانحی تخلیقات سے مالا مال ہوئی۔ اب بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ عربی و فارسی کے بعد دینی کتب کا سب سے بڑا ذخیرہ اُردو زبان میں ہے۔ دعوت دین کے موضوع پر بھی اُردو زبان میں بہت سی موثر' جامع اور جان دار اسلوب کی حامل کتابیں موجود ہیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو زیر نظر کتاب میں ہمیں کوئی انفرادیت نظر نہیں آتی۔ یہ کوئی تحقیقی و علمی کتاب نہیں' مگر اسلام کی تعلیمات کو مختصراً اور عمومی طور پر سمجھنے کے لیے بہرحال ایک پرکشش تحریر ہے۔ مصنف نے آخری حصے میں بتایا ہے کہ بعض مسیحی اور مغربی مستشرقین کے اعترافات موجود ہیں کہ اسلام سب سے مکمل اور ترقی یافتہ دین ہے اور اسلامی شریعت' عقل سے ہم آہنگ اور سائنسی حقائق کے مطابق ہے۔ اسی طرح اسلامی فقہ' انسان کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔ "آخری بات" کے تحت مصنف نے لکھا ہے کہ: "مسلمان ایک لمبی مدت تک دنیا کی بہترین قوم رہے"۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس وقت: "اسلام کے ساتھ ان کا تعلق مضبوط تھا' جب یہ تعلق کمزور ہو گیا اور دونوں کے درمیان فاصلہ پیدا ہو گیا تو وہ دھیرے دھیرے پیچھے جانے لگے"۔ پھر وہ تاسف کے ساتھ کہتے ہیں: "اور یہاں تک کہ جو لوگ ان سے منزلوں پیچھے تھے' وہ منزلوں آگے نکل گئے" (ص ۲۸۱)۔ اگر یہ سوال اٹھایا جائے کہ آج ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ تو مختصر جواب ہو گا: کسی چیز کی نہیں--- صرف اور صرف اسلام' دین اور شریعت سے اپنے تعلق کو استوار اور مضبوط تر کرنے کی۔ کتاب کا اشاعتی معیار اطمینان بخش ہے (محمد ایوب منیر)۔

مطالعہ قرآن ایک نظر میں' یعقوب سروش۔ ناشر: قرآن و سنت اکیڈمی آرمور ضلع نظام آباد' اندھرا پردیش' بھارت۔ صفحات: ۲۸۵۔ قیمت: ۳۵ بھارتی روپے۔

قرآن کی تشریح نہیں بلکہ پارہ بہ پارہ' مضامین قرآن کو مختلف عنوانات قائم کر کے اپنے الفاظ میں موثر

انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ قاری کم وقت میں پورے مضامین اور موضوعات قرآن سے آشنا ہو جاتا ہے۔ ایک تبصرہ نگار کے الفاظ میں: اس میں قرآن کے مختلف گل ہائے رنگا رنگ کو حسین گل دستہ کی شکل میں جمع کر دیا گیا ہے جس کی عطر بیزی دل و دماغ کو معطر کر دیتی ہے۔ ڈاکٹر عبدالباری نے مقدمے میں کہا ہے: "والہانہ انداز' سے حزم و احتیاط سے' صحیفہ بصیرت افروز کی تشریح خوش آہنگ اردو نثر میں کی گئی ہے" (مسلم سجاد)۔

مطبوعات موصولہ

☆ اقبال اور گجرات ' ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ - ناشر: سلیچ پبلی کیشنز' گجرات۔ صفحات: ۴۱۶۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔ [گجرات کے تعلق سے علامہ اقبال" کے سسرالی خاندان' پہلی بیوی' بیٹے آفتاب اقبال سے مراسم' بعض معاصرین' اقبال دوستوں' محققین اور مترجمین وغیرہ کا تذکرہ اور ضروری مباحث۔ اقبال" پر تحقیق کرنے والوں کے لیے' تحقیقی اصولوں کے مطابق ایک مفید کتاب مع اشاریہ]۔

☆ سفر کے مسائل ' مفتی غلام قادر نعمانی۔ ناشر: موتمر المصنفین' دارالعلوم حقانیہ' اکوڑہ خٹک۔ صفحات: ۶۷۔ [بحری' بری اور فضائی سفر میں درپیش مسائل کے بارے میں مستند کتابوں کے فتوے]۔

☆ الادب الجاری فی ابیات صحیح البخاری ' مولانا لطافت الرحمن۔ ناشر: ادارہ العلم والتحقیق' جامعہ ابی ہریرہ' خالق آباد' نوشہرہ۔ صفحات: ۱۵۸۔ قیمت: درج نہیں۔ [صحیح بخاری میں آئے ہوئے اشعار کی عربی میں تشریح۔ کہیں کہیں اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ عربی دانوں کے لیے ایک دلچسپ پیش کش]۔

☆ مجلہ المیزان ' مدیر اعلیٰ: محمد امین شیوی۔ ناشر: اخوت ٹرسٹ' پوسٹ بکس ۱۳۷۷' اسلام آباد۔ قیمت فی پرچہ: ۳۵ روپے' سالانہ: ۱۲۰ روپے۔ [تعلیمات قرآن کے احیا کے لیے "علوم و معارف قرآنی پر پاکستان کا پہلا مجلہ" ... مضامین کا انداز علمی و تحقیقی ہے۔ اشاعتی معیار عمدہ ہے]۔

☆ مسلم سیاسی پارٹی ' راشد شاز۔ ناشر: ملی ٹائمز پبلی کیشنز' جامعہ نگر' نئی دہلی ۲۵۔ قیمت: ۱۵ روپے۔ [بھارتی مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ ووٹ کے ذریعے کفار و مشرکین کے نظام جبر کو استحکام بخشیں۔ ایک واضح اسلامی ایجنڈے کے اجرا کے لیے ایک مسلم سیاسی پارٹی کی تشکیل اشد ضروری ہے]۔